Lesson 7: Al-An'aam (Ayaat 111 - 127): Day 24

سُوْرَةُ الاَنْعَام کی تفسیر

اگلی آیت دیکھتے ہیں؛

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اور (وہ ایسے کام) اس لیے بھی (کرتے تھے) کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل ان کی باتوں پر مائل ہوں اور وہ انہیں پسند کریں اور جو کام وہ کرتے تھے وہ ہی کرنے لگیں (۱۱۳)

پچھلی آیت میں ہم نے پڑھا کی اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی آزمائش کے لئے کچھ ایسے انسان بھی پیدا کیئے ہیں جو لوگوں میں جا کر چکنی چپڑی باتیں کرتے ہیں اور اپنے پیچھے لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اُن کے پیچھے لگ کر وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور جن کے دل میں دنیا بسی ہوئی ہے، وہ ایسی لچھے دار باتوں سے دین کو چھوڑ جاتے ہیں۔

جن کی فطرت صالح ہوتی ہے وہ دین کی طرف آجاتے ہیں۔، مثال؛ مقناطیس کی طرف لوہے کی چیزیں کھینچی چلی جاتی ہیں۔ جو دِل کے اچھے ہوتے ہیں وہ بظاہر گناہ بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن دِل سے ڈر رہے ہوتے ہیں۔ دِل میں اللہ اور نبیؐ کی محبت بھی ہوتی ہے اور شرمندگی اور خوف بھی۔

پھر جب اُن کو موقع ملتا ہے، تو وہ قران کی طرف آجاتے ہیں۔ وہ قربانیاں بھی دیتے ہیں۔ تکلیف، دُکھ اور خوشی ہر حالت میں وہ حق کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ تو فطری طور پر اچھے لوگ ہیں۔

لیکن کچھ لوگ لالچی، اور خود غرض قسم کے ہوتے ہیں۔ وہ گناہ کو پسند کرتے ہیں۔ جو نہی موقع ملتا ہے، جھوٹ کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔

نبیؐ کا وجود، اور سوسائٹی میں قرآن، اللہ کی کتاب سے جڑ جانا، لوگوں کا دین کے ساتھ

'Polarisation' ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دو طرح کے عقائد الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ جن کے لئے حق اور باطل واضع ہو جاتا ہے۔

آپ نے کسی چیز کی مرمت ہوتی دیکھی ہو گی۔ پہلے عمارت بدنما لگتی ہے۔ پھر اُس پر پلستر ہوتا ہے اور رنگ روغن ہو کر خوبصورت لگتا ہے۔ شروع میں انسان دین کی طرف آتا ہے تو اُس پر کام ہوتا ہے۔ چوٹیں پڑتی ہیں۔ اللہ آپ کو چھانٹ لیتا ہے۔

آلِ عمران میں بھی آتا ہے کہ اللہ طیّب اور ناپاک کو الگ کر دیتا ہے۔

سعید بن الامسعیب کا واقعہ۔ تبع تابعین میں سے تھے۔ بادشاہِ وقت اِن کے خلاف تھا۔ ان پر بہت سختیاں کی گئیں۔ سزائیں دی گئیں۔ بادشاہ کو کوئی اور طریقہ نہیں ملا۔ تو اُن کی بیٹی کا رشتہ مانگا۔ تاکہ ان کو نیچے لگا دیا جائے اور مزید تنگ کیا جائے۔ انہوں نے ایک نیک اور غریب شخص سے بیٹی کی شادی کر دی لیکن عیش کوش شہزادے کو قبول نہ کیا۔

یہ آج کی سوسائٹی کا مسئلہ ہے۔ ہم قرآن پڑھتے ہیں لیکن عمل نہیں بدلتے۔ ہماری شادیوں میں اسی لئے برکت نہیں رہتی۔ ایک کشتی میں سوار رہیں۔ ہمارے پاس اللہ کا گولڈن چانس ہے۔ اگر ہمیں طاغوتی اور زخرف والے طریقوں پر بلایا جائے تو ہمیں کیا جواب دینا چاہیئے؟

اَفَغَيۡرَ اللّٰهِ اَبۡتَغِىۡ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ اِلَيۡكُمُ الۡكِتٰبَ مُفَصَّلًا‌ ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنۡ رَّبِّكَ بِالۡحَـقِّ‌ فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ﴿۱۱۴﴾

(کہ دیجئیے) کیا میں خدا کے سوا اور منصف تلاش کروں حالانکہ اس نے تمہاری طرف واضع المطالب کتاب بھیجی ہے اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب (تورات) دی ہے وہ جانتے ہیں کہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق نازل ہوئی ہے تو تم ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہونا (۱۱۴)

کیا یہ کتاب صرف چومنے کے لئے بھیجی گئی؟ ہمیں ہدایت کے لئے دی گئی ہے۔اس کو گہرائی سے سمجھیں۔اس پر غور وفکر کریں۔لوگوں کو جواب دیں کہ ہم اللہ کو چھوڑ کر تمہاری طرف کیسے آ سکتے ہیں۔میرے مالک اور خالق نے میری رہنمائی فرمادی ہے۔

جو دِل سے اللہ کا قرآن قبول کرتے ہیں وہ اللہ کو کیسے ناراض کرسکتے ہیں؟

پھر لوگ کیسے میوزک والی شادی، مکس گیدرنگز والی شادی میں جاسکتے ہیں؟ ہماری شادیوں اور غیر مسلموں کی شادیوں میں کیا فرق ہے؟ اگر ہم ایسے مواقع پر نہ جائیں تو لوگ خود ہی سمجھ جائینگے کہ وہ کچھ غلط کررہے ہیں۔شائد آپ کو بلانا چھوڑدیں لیکن آپ حق کا پیغام دے دیں۔

حق کو حق سمجھنا پہلا درجہ ہے۔حق کو بیان کرنا جرأت کا کام ہے۔ تاریخ پڑھ کر دیکھیں کہ جن لوگوں نے حق کو بیان کیا۔وہ مشکلات میں تو ضرور گھرے لیکن اللہ کے ہاں وہی لوگ کامیاب ہونگے۔جو باطل کے سامنے ڈَٹ کر کھڑے ہوگئے۔

اللہ کی کتاب کو اپنی گائیڈ لائن بنالیں۔

وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدۡقًا وَّعَدۡلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۱۵﴾

اور تمہارے پروردگار کی باتیں سچائی اور انصاف میں پوری ہیں اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ سنتا جانتا ہے(۱۱۵)

یہاں دو باتیں ہیں؛ سچائی اور انصاف۔ کائنات کا سب سے بڑا سچ اللہ کی ذات ہے۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ: اور اللہ نے پوری شریعت عطا کی ہے۔ سورۃ مائدہ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ الیوم اکملت دینکم۔۔۔۔ کہ اللہ نے دین مکمل کر دیا ہے۔ اللہ نے اپنی نعمت ہم پر بھیجی ہے اور ہمارے لئے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔

صدق میں عقیدہ آتا ہے۔ اللہ سچا ہے ایک ہے۔ محمد رسول اللہ ہیں۔

اور شریعت میں عدل ہے۔ ہر طرح کے حقوق پورے کرنے کا طریقہ سکھا دیا۔ والدین کا حصّہ، بچوں کو حصّہ، بیوی کا حصّہ۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ سب شریعت میں ہیں۔

'۔۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ سنتا جانتا ہے۔"

اُس کی بات مان کر تو دیکھو۔ اصل چیز تو خالص ہوتی ہے۔ مصنوعی چیزوں میں ملاوٹ کر کے زیادہ میٹھی بنادی جاتی ہیں۔ اَصل خوبصورتی تو اللہ کے اصل دین کی پیروی کرنے میں ہے۔ ہمارا دین تکلفات نہیں سکھاتا۔ دوسروں کو خوش کرنے والے خوش نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ ایسے لوگ پُر سکون نہیں ہوتے۔

ہمارے اِردگرد دیکھیں کہ کئی سادہ لوگ جو اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ مکے مدینے جانے کا شوق بھی ہے۔ اللہ کے نبیؐ کا نام لے کر ہاتھ چوُم کر آنکھوں کو لگاتے ہیں۔ لیکن دین کا کوئی علم نہیں ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ قرآن کا علم عام کیا جائے۔ تاکہ لوگوں کو پتا چلے کہ اللہ ہم سے کیا چاہتا ہے۔

ہمارے رسول ﷺ نے اس کتاب کو ہم تک پہنچانے کے لئے ساڑھے بائیس سال لگا دیئے۔ کیا صرف اس لئے کہ چوم کر اوپر والی شیلف میں رکھ دیں؟ اور صرف قرآن خوانی والے دِن نکالیں؟

آج اُمتِ مسلمہ اسی لئے نقصان اُٹھا رہے ہیں۔ کہ ہم نے کتاب کو صرف برکت والی کتاب سمجھا اس سے ہدایت نہیں لی۔

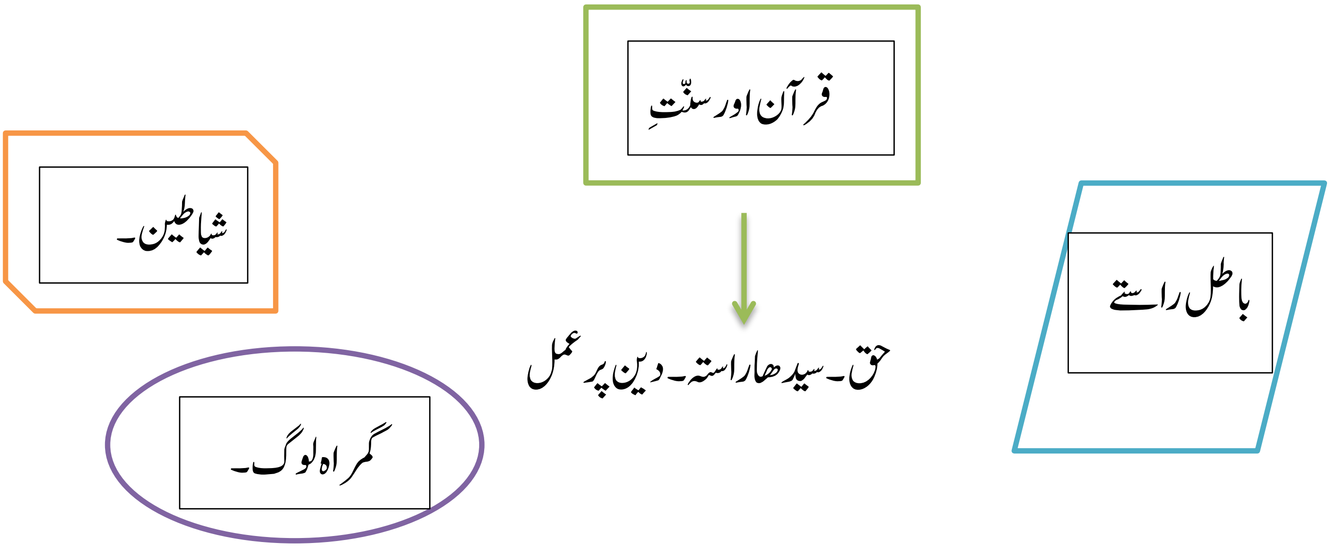

وَإِن تُطِعۡ أَكۡثَرَ مَن فِي ٱلۡأَرۡضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنۡ هُمۡ إِلَّا يَخۡرُصُونَ ﴿١١٦﴾

اور اکثر لوگ جو زمین پر آباد ہیں (گمراہ ہیں) اگر تم ان کا کہا مان لوگے تو وہ تمہیں خدا کا رستہ بھلا دیں گے یہ محض خیال کے پیچھے چلتے اور نرے اٹکل کے تیر چلاتے ہیں (١١٦)

اگر تم اکثر کے پیچھے چلوگے تو وہ تمہیں اللہ کے راستے سے گمراہ کر دیں گے۔

Majority is **Not** authority.

اتنی واضح بات ہے۔ یہ آیت جمہوریت کا رَدّ بھی ہے۔

اسی لیے علامہ اقبال نے مغربی جمہوریت پر یوں طنز کیا؛

جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں ۔ بندوں کو گنا کرتے ہیں، تولا نہیں کرتے

ایک عالم کا ووٹ اور ایک جاہل کا ووٹ کیسے برابر ہو سکتا ہے؟ اکثریت لوگ گمراہ ہیں۔

آپ اللہ کے نبیؐ کے دَور کو دیکھ لیں۔ لیکن پوری دنیا میں آبادی کے تناسب سے مسلمان کم ہیں۔ اُس دَور میں بھی اور آج کے دَور میں بھی۔ بدر میں 313 صحابیؓ تھے۔ پھر جب اللہ کے نبیؐ اس دُنیا سے تشریف لے گئے تو ایک لاکھ سے زائد صحابی تھے۔ آج 6 بلین آبادی میں سے ایک بلین مسلمان ہیں۔ بے شک نام کے ہی مسلمان ہیں۔

زیادہ تر لوگ اندازوں سے ہی کام چلا رہے ہیں۔ سائنس دانوں کو ہی دیکھ لیں۔ کبھی کوئی تھیوری اور کبھی کوئی۔ کوئی سچ ہو جاتی ہے اور کبھی کوئی غلط بھی ہو جاتی ہے۔

آج ہم بھٹکے ہوئے ہیں۔ دین سے دُور ہو کر، دنیاداری میں کھو کر منزل سے دُور ہو گئے ہیں۔ کامیابی اور فلاح سے دُور ہو گئے ہیں۔ آج ہم نام کے مسلمان ہیں کہ مسلم ایئر لائنز والے بھی شراب پیش کرتے ہیں۔ اکثریت کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

وہی بات جو اکثر کہتے ہیں کہ اگر شراب نہ بیچیں تو آمدنی کم ہو جاتی ہے۔لاٹری نہ بیچیں تو گاہک کم آتے ہیں۔اور اکثر لوگ"۔۔ اور اکثر لوگ جو زمین پر آباد ہیں (گمراہ ہیں) اگر تم ان کا کہا مان لوگے تو وہ تمہیں خدا کا رستہ بھلا دیں گے۔"۔

ہم میں سے بعض لوگ دل سے کئی باتیں پسند نہیں کرتے لیکن دوسروں کو خوش کرنے کے لئے اور یا پھر اکثریت کے پیچھے لگ کر وہی کچھ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ"۔۔ اِنۡ یَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا یَخۡرُصُوۡنَ ۔۔"یعنی صرف گمان پر چلتے ہیں۔اللہ نے تو حق اور عدل پیش کیا اور یہ صرف اندازہ لگاتے ہیں۔

مثال مرد، عورت برابر ہوں گے تو گھر چلے گا۔ عورت کم کپڑے پہنے گی تو کامیاب ہو گی۔ لیکن یہ صرف ان کے اندازے ہیں۔ آج مسلمان کلچر کے اندازے کیا ہیں؟

مثالیں:بیٹی اسکارف / حجاب پہنے گی تو رشتہ نہیں ہو گا۔ہم حجاب پہنیں گے تو نچلے طبقے سے لگیں گے۔ شادی پر زیادہ جہیز دینگے تو پھر ہی بیٹی خوش رہے گی۔ گاڑی دے کر داماد کو خوش کر سکتے ہیں۔

جو سب کر رہے ہیں وہی کرو۔ چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی۔

مثال:لڑکی ماسٹرز کرے تو کامیاب ہو گی۔گھر میں زیادہ لوگ کمائینگے تو آمدنی بڑھ جائے گی۔

اللہ کو سب کا پتا ہے: اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ مَنۡ یَّضِلُّ عَنۡ سَبِیۡلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِیۡنَ ﴿۱۱۷﴾

تمہارا پروردگار ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اس کے رستے سے بھٹکے ہوئے ہیں اور ان سے بھی خوب واقف ہے جو رستے پر چل رہے ہیں (۱۱۷)

کچھ دوسروں کے ساتھ مل کر آ گئے۔ کچھ ساز گار حالات میں آ گئے۔ لیکن کچھ لوگ دِل سے آتے ہیں۔ کچھ اللہ کو راضی کرنے کے لئے آتے ہیں۔

اللہ سے کلام کریں۔ اللہ سے دعائیں کریں۔ اللہ سے تعلق زندہ رکھیں۔ اللہ کے ساتھ چوبیس گھنٹے کا ساتھ ہے۔ اللہ سے مشورے کریں۔ اللہ سے رہنمائی مانگیں۔ اپنا محاسبہ کریں۔

سبق کا خلاصہ: اللہ نے ہدایت کا دروازہ کھولا۔ لیکن کچھ شیطان قسم کے جن اور انسان لوگ بھی ہیں جو مکر و فریب والی باتیں کرتے ہیں معجزے مانگتے ہیں۔ خود بھی بھٹکے ہوئے ہیں دوسروں کو بھی بھٹکاتے ہیں۔ اللہ صدق اور عدل کی بات کرتے ہیں۔ پھر لوگ آپ کو بھٹکائیں تو آپ جواب دیں کہ میرا حاکم تو اللہ ہے میں صرف اللہ کی بات مانوں گی۔

آگے زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا کی عملی مثال دی جا رہی ہے:

حکم بیان ہو رہا ہے کہ " جس جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے اسے کھا لیا کرو"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس جانور کے ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور اُس کا ذبح کرتے وقت خون نہ بہایا ہو اس کا کھانا جائز نہیں، جیسے مشرکین از خود مر گیا ہو اور مردار جانور، بتوں اور درگاہوں پر ذبح کیا ہوا جانور کھا لیا کرتے تھے۔

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

تو جس چیز پر (ذبح کے وقت) خدا کا نام لیا جائے اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو تو اسے کھا لیا کرو (۱۱۸)

مشرکین کہتے کہ دیکھو مسلمان کتنے بیوقوف ہیں کہ جس کو اللہ مارتا ہے اُس کو یعنی مرے ہوئے جانور کو نہیں کھاتے اور جس کو خود مارتے ہیں یعنی ذبح کرتے ہیں اُس کو کھالیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم ان کی باتوں میں مت آنا۔ تم اللہ کا نام لے کر اور جانور کو ذبح کر کے حلال طریقے سے کھانا۔ اِن کو باتیں کرنے دو۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

اور سبب کیا ہے کہ جس چیز پر خدا کا نام لیا جائے تم اسے نہ کھاؤ حالانکہ جو چیزیں اس نے تمہارے لیے حرام ٹھہرا دی ہیں وہ ایک ایک کر کے بیان کر دی ہیں (بے شک ان کو نہیں کھانا چاہیے) مگر اس صورت میں کہ ان کے (کھانے کے) لیے ناچار ہو جاؤ اور بہت سے لوگ بے سمجھے بوجھے اپنے نفس کی خواہشوں سے لوگوں کو بہکا رہے ہیں کچھ شک نہیں کہ ایسے لوگوں کو جو (خدا کی مقرر کی ہوئی) حد سے باہر نکل جاتے ہیں تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے (۱۱۹)

سورۃ نحل میں یہ تفصیل بیان کی گئی ہے کہ کونسی چیزیں حرام ہیں۔ کچھ تفصیل ہم پیچھے سورۃ مائدہ میں بھی پڑھ چکے ہیں۔ سورۃ نحل اِس سورۃ الانعام سے پہلے نازل ہو چکی تھی۔ یعنی ہر حلال چیز اور حلال طریقے سے ذبح کی ہوئی چیز کھالو۔ لیکن اگر کوئی مجبوری ہو تو پھر تھوڑا سے کھا سکتے ہیں۔ یہ اسلام کا حسن ہے کہ مجبوری میں تھوری سی اجازت ہے۔

حلال کو حلال سمجھو اور کھالو۔ حرام سے رُک جاؤ۔

اپنے نفس کے پیچھے نہ لگو۔ اپنی مرضی سے حلال اور حرام نہیں کر سکتے۔

دوسری بات یہ کہ معاشرے کے دباؤ کی وجہ سے حلال اور حرام کی حدود و قیود کو نہیں بدل سکتے۔